رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۸۵

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۵
ششماہی ۴
سہ ماہی ۱/۱۲
ماہانہ ۔/۸

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴ | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۹ ستمبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۶۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ آج کا ٹمپریچر صبح ۵ء۹۷ اور شام ۹۹ ہے کھانسی میں بھی تخفیف ہے ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے ۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب آج صبح فیض الحسن آلو مہاری کے مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے گورداسپور گئے۔ اور شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے آئے ۔

اہلیہ محترمہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بخیریت کشمیر سے واپس تشریف لے آئی ہیں ۔

تحقیقاتی کمیشن دفاتر صدر انجمن احمدیہ صبح ۷ بجے سے ۸½ بجے شام تک مسلسل دفاتر کے معائنہ کا کام کر رہا ہے ۔ بقیہ دو ممبر راجہ علی محمد صاحب اور شیخ عبد الحمید صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور کبھی خطا نہ ہونے والا نسخہ

"انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا۔ اور اس کی طلب ہے جس کو اس سورۃ (فاتحہ) میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت۔ ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے۔ کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے۔ اور صرف زبان سے طوطے کی طرح ان الفاظ کا رٹ لینا اصل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے۔ جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہیئے۔ اور تعویذ کی طرح مدنظر رہے۔ اس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر یہ ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا۔ تو گویا دعا مانگنے اور خلق انسانی کے حق کو ادا کرے گا۔ اور ان استعدادوں اور قوٰے کو بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا۔ جو اس کو دی گئی ہیں"۔ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں حکومت کشمیر کی دست اندازی

قادیان میں تیسرا احتجاجی جلسہ

قادیان ۷ ستمبر۔ کل بعد نماز مغرب احمدیان محلہ دارالرحمت کا ایک جلسہ زیر صدارت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے محلہ کی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے مختصر تقریر میں احمدیوں کے متعلق کشمیر کے حکام کے رویہ پر روشنی ڈالی۔ اور پھر حسب ذیل قرار داد پیش کی۔

احمدیان محلہ دارالرحمت کا یہ جلسہ۔ اننت ناگ کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ایک مذہبی جلسہ کو روک دیا گیا۔ اور آئندہ دو ماہ تک تحصیل پلوامہ میں احمدیوں کو وعظ کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ یہ حکم چونکہ جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں صریح مداخلت ہے۔ اس لئے اس کے خلاف اپنے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس حکم کو منسوخ کر دے۔

دوسرا ریزولیوشن مولوی قمر الدین صاحب نے یہ پیش کیا۔ کہ یہ قرار داد مہاراجہ بہادر۔ وائسرائے ہند اور پریس کو بھیجی جائے۔

دونوں قرار دادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں ؀

ایک مخلص بھائی کا عطیہ

چودھری صادق علی صاحب پنشنر تحصیلدار جو کچھ عرصہ سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے ہیں۔ پرانے مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ایک بنا خیمہ دوچوبہ معہ قنات جس کی قیمت پانچ سو روپیہ ہے۔ سلسلہ کی ضروریات کے لئے عطا فرمایا ہے۔ ان کی اس پیش کش کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔

چودھری صاحب موصوف کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؀ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

جماعت احمدیہ تحصیل شکر گڑھ کا تبلیغی جلسہ

احمدیان تحصیل شکر گڑھ کا جلسہ زیر اہتمام انجمن احمدیہ رتو چک اسی گاؤں میں ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر بروز جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ چونکہ اس جگہ جماعتیں بہت کم ہیں۔ اس لئے جس قدر احباب وہاں پہونچ سکیں۔ اچھا ہے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ رتو چک کے ذمہ ہوگا۔ مرکز سے مبلغین تشریف لے جائیں گے۔ (مہتمم تبلیغ ضلع گورداسپور)

جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں حکومت کشمیر کی مداخلت

کے خلاف

جماعت احمدیہ سرگودھا کی صدائے احتجاج

۳ ستمبر ۱۹۳۶ء انجمن احمدیہ سرگودھا کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب محمد سعید صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق آراء منظور کی گئیں

۱۔ یہ اجلاس ریاست کشمیر کے ایک افسر کے اس حکم کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کرتا ہے جس میں اس نے کشمیر کے احمدیوں کو ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے سے روک دیا۔

۲۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ (اننت ناگ) اسلام آباد کا احمدیوں کی مذہبی کانفرنس کی ممانعت کا حکم زیر دفعہ ۱۴۴ غیر منصفانہ ہے۔ اور اس حکم سے ہمارے دل سخت مجروح ہوئے ہیں۔ کیونکہ کشمیر کے احمدیوں کو ان کے قانونی اور مذہبی حقوق سے محروم رکھا گیا۔

۳۔ قرار پایا کہ مندرجہ بالا قرار دادوں کی نقول ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند ریذیڈنٹ صاحب کشمیر۔ ہوم منسٹر صاحب کشمیر و ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کشمیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اخبار الفضل اور اخبار اصلاح کو بھجوائی جائیں (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ چمبہ

ریاست کشمیر کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن جماعت احمدیہ چمبہ نے ۴ ستمبر بعد نماز جمعہ پاس کیا۔

۱۔ حکومت کشمیر نے بیجا طور پر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے مذہبی جلسہ کو روک کر نہایت کھلی کھلی بے انصافی اور جماعت احمدیہ کے مذہبی حق میں بیجا مداخلت کی ہے۔ جس سے جلسہ کو روکنے والے حکام کے تعصب اور جماعت احمدیہ کی مخالفت کا پتہ چلتا ہے۔ اس غیر رواداری سلوک سے دُنیا کے تمام احمدیوں کے جذبات کو بُری طرح مجروح کیا گیا ہے۔ ہم اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس فیصلہ کو جلد سے جلد منسوخ کرے ؀

۲۔ قرار پایا کہ اس کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اور پریس کو روانہ کی جائیں ؀ (سیکرٹری جماعت احمدیہ چمبہ)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا

(۱) سید مقصود علی شاہ صاحب آف شہرہ جو ایک مخلص اور نہایت جوشیلے نوجوان ہیں۔ آجکل شدید مالی مشکلات میں مبتلا ہیں احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ظہور الحسن نمائندہ "الفضل"

(۲) والد محترم ملک نواب الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جامکی ضلع سیالکوٹ بدستور بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار صلاح الدین خالد۔ قادیان

(۳) مولوی سید محمد ہاشم صاحب مولوی فاضل عربک ٹیچر ہائی سکول ڈلہوزی کے بچے بیمار ہیں۔ ان کیلئے دعائے صحت کی جائے۔ نیز خود ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبد المجید۔

(۴) شیخ عبد الغنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹورہ (افریقہ) کی لڑکی سخت بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں۔ ناظر بیت المال قادیان

(۵) میرے والد صاحب مولوی نیاز محمد صاحب ہیڈ ڈسپنسر ضلع منٹگمری چند روز سے بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار برکت اللہ دیپالپور بازار ضلع منٹگمری

(۶) میرا بھائی نذیر احمد خاں عرصہ پندرہ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؀ خاکسار بشیر احمد کاٹھ گڑھ ؀

اعلان نکاح

۴ ستمبر سید احمد صاحب مولوی فاضل ابن ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر قادیان کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر جمیل بیگ صاحب میونسپل کمشنر چٹی کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

"جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان"
اور
جماعت احمدیہ

(۲)

جمعیۃ العلماء ہند کے ترجمان "الجمعیۃ" نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک خطبہ جمعہ پر بیہودہ اعتراضات کرتے ہوئے جس کبھی نہ بر آنے والی تمنا کا اظہار کیا ہے۔ اس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا گیا۔ اور بتایا جا چکا ہے۔ کہ علم دین سے واقفیت رکھنے والا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے حالات جاننے والا کوئی شخص قطعاً وہ الفاظ اپنے منہ سے نہیں نکال سکتا۔ جو "الجمعیۃ" نے لکھے ہیں۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء والے کیوں جماعت احمدیہ کی بربادی چاہتے ہیں۔ اور اس کی کیا بات ان کے لئے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے؟

چونکہ ایک طرف تو یہ علماء اپنے آپ کو اسلام کے واحد اجارہ دار قرار دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ان کو خدمت دین اور اشاعتِ اسلام سے محروم کر رکھا ہے۔ اس لئے وہ نہیں چاہتے۔ کہ کوئی ایسی جماعت کھڑی ہو۔ جو اپنی زندگی کا مقصد اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام قرار دے۔ چونکہ جماعت احمدیہ نہ صرف اس مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ بلکہ وہ اسلام کے لئے جانی اور مالی ایسی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ جن کی مثال نہیں مل سکتی۔ اس لئے علماء کہلانے والے اول تو جماعت احمدیہ کے رستہ کا روڑا بننے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب اس میں باوجود انتہائی جدوجہد کے ناکام رہتے ہیں۔ تو اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ "قادیان کا یہ مذہب اپنی زندگی کے آخری سانس پورے کر رہا ہے" "وہ دن دور نہیں۔ کہ تمام مریدانِ باصفا کلمۂ نعوذ پڑھتے ہوئے ایسے خفرو ہونگے کہ ان کی گرد بھی خلیفہ جی کو میسر نہ آئے گی"

جمعیۃ العلماء کے واحد ترجمان نے بھی یہی کہا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایسی فعال جماعت کے متعلق جو باوجود نہایت قلیل التعداد اور غرباء کی جماعت ہونے کے اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کا فرض ادا کر رہی ہے اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے معاندین کی تمام مخالفتوں کو ناکام بناتی ہوئی روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ بے عمل علماء کے اس گروہ کو اس قسم کی تمنا کے اظہار کا کیا حق ہے۔ جنہیں اپنے حجروں میں پڑے پڑے فسق و فجور پھیلانے۔ یا مجاہدینِ اسلام کے لئے سنگِ راہ بننے کے سوا کوئی کام ہی نہیں۔ "الجمعیۃ" نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک تنبیہ پر جو حضور نے اپنے خدام کو تیز گام بنانے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کے متعلق فرمائی۔ خوب بغلیں بجائیں۔ اور دوسروں سے بھی کہا۔ کہ وہ بھی بغلیں بجائیں۔ لیکن کیا کبھی اس نے یہ بتانے کی بھی تکلیف گوارا فرمائی کہ تمام ہندوستان کے علماء کی یہ جمعیۃ اشاعت اسلام کے متعلق کیا خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اس کا ہندوستان میں تبلیغی نظام کس قدر وسیع ہے۔ اور اس وقت تک ممالکِ غیر میں اس کے کتنے مبلغ اسلام کی اشاعت میں معروف ہیں اگر اس قسم کی وہ کوئی ایک بات بھی پیش نہیں کر سکتا۔ اور پیش کس طرح کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ اور اس کے علماء کی جمعیت کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ "ایک غلام جب تک آزادی حاصل نہ کرلے۔ وہ آزادی کے ساتھ اسلام کی اشاعت بھی نہیں کر سکتا" تو پھر وہ کس منہ سے یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جماعت احمدیہ کو تو مٹا دے گا۔ جو اس کے دین کی خدمت میں مصروف ہے۔ لیکن ان لوگوں کو باقی رہنے دے گا۔ جو اپنی بدعملیوں۔ اور بدکرداریوں کی وجہ سے اسلام کے لئے بدنامی کا ٹیکہ بنے ہوئے ہیں۔ اور اس بہانہ سے اشاعت اسلام کا نام بھی نہیں لینا چاہتے کہ وہ آزاد نہیں ہیں۔ اپنی آزادی کے لئے وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ بھی سب کو معلوم ہے۔ اس لئے مطلب یہ ہوا۔ کہ نہ وہ کبھی آزادی حاصل کر سکیں گے اور نہ اشاعتِ اسلام کی نوبت آئے گی۔

اشاعتِ اسلام کے لئے خود کچھ کرنا تو الگ رہا۔ ان لوگوں کے دل اس قدر سیاہ ہو چکے ہیں۔ کہ اس کا ذکر بھی انہیں گوارا نہیں۔ چنانچہ "الجمعیۃ" نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جن فقرات کو قابلِ اعتراض قرار دیا ہے۔ ان میں سے دو یہ بھی لکھے ہیں:-

۱ - "میری جماعت کے لوگ اس امر کے لئے تیار رہیں۔ کہ اب انہیں ہر قدم پہلے سے آگے بڑھانا ہو گا۔ اور یہ کام ختم نہیں ہو گا۔ جب تک اسلام کی حکومت دنیا میں قائم نہ ہو جائے"

۲ - "جب دنیا میں صحیح رنگ میں اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی۔ تو ایک مرحلہ ہمارا ختم ہو جائے گا..... پس جب تک دنیا میں اسلام کی حکومت قائم نہیں ہو جاتی۔ میرا اور جماعت کا کام ختم نہیں ہو سکتا"

ان پر نکتہ چینی کرتا ہوا "الجمعیۃ" لکھتا ہے:-

"اے مرزائیو خدا کا خوف کرو۔ اور غلام بنکر اس قسم کی ڈینگیں نہ مارو۔ آخر تمہیں حق کیا ہے کہ اسلامی حکومت کے قیام کا خواب دیکھو"

یوں تو ہر مومن کو ہر وقت خدا کا خوف کرنا چاہیئے۔ لیکن علماء کی جمعیۃ کے ترجمان نے کیا ہی باموقعہ اس کی تلقین کی ہے۔ گویا دنیا میں صحیح رنگ میں اسلامی حکومت کا قائم ہونا اس کے نزدیک بہت بڑی مصیبت ہے اور اس کے لئے کوشش کرنا بہت بڑا گناہ۔

جن لوگوں کا اسلام کے متعلق یہ رویہ ہو۔ وہ تو اپنا یہ حق سمجھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی زمین کے لئے بوجھ اور اس کے بندوں کے لئے مصیبت بنے رہیں۔ لیکن جو دنیا میں صحیح رنگ میں اسلامی حکومت قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جو مخلوق کو اپنے خالق کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی راہ دکھا رہے ہیں۔ ان کے متعلق یہ تمنا ظاہر کی جاتی ہے۔ کہ وہ مٹ جائیں گے حالانکہ اگر وہ جماعت احمدیہ کے قائم ہونے سے اب تک کے زمانہ پر ہی نظر ڈالتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا۔ کہ کون مٹ رہا۔ اور کون بڑھ رہا ہے۔

آخر میں ہم یہ کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہمیں صرف اسی بات کا افسوس نہیں ہے کہ جمعیۃ العلماء کا ترجمان نہ صرف تعلیم اسلام سے قطعاً ناواقف اور اسلام کے دنیا میں غلبہ اور شوکت سے متنفر ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی عام اخلاقی حالت بھی نہایت ہی گر چکی ہے۔ چنانچہ علماء کے اس ترجمان نے بلاوجہ اور بے تحاشا ایسے الفاظ جماعت احمدیہ کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ جنہیں شرفا زبان پر لانا قطعاً پسند نہیں کریں گے۔ مثلاً لکھا ہے۔

(۱) "اجی بھائی مرزا بیگو۔ کدھر جانے کا ارادہ ہے۔ اور کیوں" (۲) "خلیفہ جی نے اپنی جیت کبری امت کی ایک خشکایت یہ کی ہے کہ وہ چندہ دیتے وقت پینترا بدلنے لگے ہیں" (۳) "حضرت مل مسیح صاحب (دام) مرزا غلام پوپ کا بیٹا محمود"

جن لوگوں کے اخلاق اس درجہ گر چکے ہوں اور جن کی اسلام سے دوری کی کیفیت وہ ہو۔ جس کا مختصراً اس مضمون میں ذکر کیا گیا ہے انہیں خدا تعالےٰ کے غضب اور اس کی گرفت سے ڈرنا چاہیئے اور جلد سے جلد اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

سات اصطلاحیں اور اُن کے معانی

(حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے قلم سے)

اخبار الفضل ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء میں بعض اصطلاحات کے معنے درج کئے گئے ہیں ذیل میں خاکسار بھی اپنے ناقص علم کے مطابق ان کے معنے عرض کرتا ہے۔ پہلے معنوں اور میرے معنوں میں یہ فرق ہے۔ کہ پہلے شائع شدہ معنے نہایت عارفانہ ہیں۔ اور اس طبقہ کے لوگوں کے مناسب حال ہیں۔ جو علم و معرفت میں کمال کو پہنچ چکے ہیں۔ اور سلوک کے منازل طے کر چکے ہیں۔ مگر میرے معنے عوام اور مبتدیوں اور میری طرح کے اہل ظاہر کے مناسب حال ہیں۔

۱۔ دعاء

اللہ تعالیٰ سے اپنی دینی و دنیوی ضرورتیں طلب کرنا۔

۲۔ توبہ

توبہ کے معنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کی معافی مانگنا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ غلطیاں اور گناہ دو قسم کے ہیں۔

۱۔ صرف حقوق اللہ کے متعلق مثلاً نماز نہ پڑھنا۔ روزہ نہ رکھنا۔ حج نہ کرنا اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننا۔

۲۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کے متعلق۔ مثلاً چوری کرنا کسی کی غیبت کرنا۔ کسی سے رشوت لینا

ان میں سے پہلی قسم کے گناہوں کی توبہ تین باتوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ جب تک وہ تینوں جمع نہ ہوں گی۔ توبہ کا مفہوم پورا نہ ہوگا۔ اور وہ باتیں یہ ہیں

(الف) صادر شدہ گناہوں پر سخت نادم ہونا۔ انہیں یاد کر کے پچھتانا۔ اور کڑھنا۔ اور سخت خجالت اور شرمندگی محسوس کرنا۔

(ب) عملاً اس گناہ کو چھوڑ دینا۔

(ج) اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے عرض کرنا کہ میرے صادر شدہ گناہ معاف کر دے میں صدق دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ پھر یہ گناہ نہ کرونگا۔ اور واقعہ میں پختہ عزم سے یہ تہیہ کر لینا کہ آئندہ یہ گناہ مجھ سے نہ ہوگا۔

دوسری قسم کے گناہوں کی توبہ کے لئے علاوہ مذکورہ بالا تین شرطوں کے چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ جس شخص کو نقصان پہونچایا ہے۔ اس کی تلافی کرے۔ یا کم سے کم اس سے معافی حاصل کرے۔ مثلاً اگر زید سے رشوت لی ہے۔ تو اسے واپس کرے۔ کسی کی چوری کی ہے۔ تو مال مسروقہ لوٹا دے۔ غیبت کی ہے۔ تو اس سے جا کر معافی طلب کرے۔ لیکن اگر یہ شرط پوری نہ ہوسکے مثلاً جس کی غیبت کی ہے۔ وہ مر چکا ہے۔ یا اب یہ خود فقیر ہے۔ کہ مال واپس نہیں کر سکتا۔ یا اور کوئی قانونی یا اخلاقی روک ہے۔ اور اب اس کی طاقت سے باہر ہے۔ کہ اپنی غلطیوں کی تلافی کرے۔ تو لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا کے مطابق یہ معذور ہوگا۔ مگر اسے خدا کے حضور دعاء کرنا چاہیئے۔ کہ الٰہی جس شخص کو میں نے نقصان پہنچایا ہے۔ تو قیامت کے روز اُسے مجھ پر راضی کر دیجیو۔ کہ اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ الٰہی ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اپنے دعوے پر قائم رہ کر میری نیکیاں مجھ سے لے لے۔ یا اپنی بعض بدیاں میری طرف منتقل کرنے کی درخواست دے۔ پس حقوق اللہ کی توبہ کے لئے تین اور حقوق العباد کی توبہ کے لئے چار شرطیں ہیں۔ ان میں اگر ایک شرط بھی مفقود ہوگی۔ تو توبہ نامکمل ہوگی۔ مثلاً ایک شخص عملاً ایک گناہ چھوڑ دیتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کر لیتا ہے۔ کہ میں یہ گناہ نہ کرونگا۔ مگر گزشتہ صادر شدہ گناہ پر دل میں رنج اور ندامت و خجالت محسوس نہیں کرتا۔ تو اس کی توبہ حقیقی توبہ نہیں۔ یا مثلاً ایک شخص گذشتہ گناہ پر سخت نادم ہے۔ اور گناہ صادر ہونے کے بعد پختہ عزم کر لیتا ہے۔ کہ میں آئندہ یہ گناہ نہ کروں گا۔ مگر جب موقعہ آتا ہے تو وہ پھسل جاتا ہے۔ اور گناہ اس سے صادر ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو بھی تائب نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس نے توبہ کی دوسری شرط پوری نہیں کی۔ وہ بے شک زمانہ ماضی پر پچھتایا۔ اور زمانہ مستقبل کے لئے پختہ عہد کیا۔ مگر افسوس کہ زمانہ حال میں وہ کمزور نکلا اس لئے اس کی توبہ سچی توبہ نہیں۔ کیونکہ توبہ تو ایسا مفہوم ہے۔ جو تینوں زمانوں پر حاوی ہے۔ یعنی ماضی کے متعلق ندامت ہو۔ مستقبل کے متعلق پختہ عہد ہو۔ اور زمانہ حال میں عملاً اس گناہ سے پاک ہو۔ یا مثلاً ایک شخص اپنے غریب ہمسایہ کو بے وجہ گالیاں دیا کرتا تھا۔ اور گالیاں بھی فحش اور گندی۔ پھر اس نے کسی واعظ کا وعظ سُنا تو (۱) اسے اپنی گالیوں پر سخت ندامت اور پشیمانی ہوئی (۲) اس نے اسی روز سے گالیاں دینا بند کر دیا۔ (۳) آئندہ کے لئے کان پکڑے اور اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور رو رو کر کہا۔ کہ پچھلی گالیاں معاف فرما۔ آئندہ میں تیرے کسی بندے کو گالیاں نہ دُونگا۔ لیکن یہ شخص چوتھی شرط پوری نہیں کرتا۔ کہ ہمسایہ کو بلا کر کہے۔ کہ میں تجھے گالیاں دیا کرتا تھا۔ یہ میری غلطی تھی۔ تو بھی میری طرح انسان تھا۔ میں نے تیرے دل کو کئی دفعہ زخمی کیا۔ میں آخرت کے عذاب کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو للہ مجھے معاف کر دے میں تیرا قصوروار ہوں۔ پس اگر وہ اس طرح یا کسی اور طرح اس کے زخمی دل کو خوش نہیں کرتا۔ تو اس کی توبہ قابل قبول نہیں۔ بلکہ وہ کبر کا مجرم ہے۔ پس یہ ہے توبہ کی حقیقت۔

۳۔ نیکی

وہ کام یا عقیدہ اختیار کرنا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو۔

۴۔ گناہ

وُہ کام یا عقائد جن کے اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔

۵۔ عبادت

اللہ تعالیٰ کی کامل تعظیم کرنا اس سے کامل محبت رکھنا۔ اُس کا کامل خوف دل میں ہونا اس سے کامل امید رکھنا اور اپنے تئیں اس کے آگے کامل متذلل کرنا اور جو حکم وہ دے۔ اسے بجا لانا۔

۶۔ توحید

اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات صفات افعال اور عبادات میں واحد سمجھنا۔

۷۔ تقوےٰ

اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے سے ڈرنا اور بچتے رہنا۔

ایک احمدی کا نصب العین

خاکسار نے اخبار الفضل میں موٹو یا ماٹو یا نصب العین پر مضامین دیکھے۔ ایک سے ایک بڑھکر ہے۔ مگر میری رائے میں ہمارا موٹو فاستبقوا الخیرات ہی ہونا چاہیئے۔ اس کی حسب ذیل وجوہات ہیں۔

اول۔ کسی اور موٹو کے لئے وجہہ یعنی موٹو کا لفظ قرآن کریم نے استعمال نہیں فرمایا۔ سوائے فاستبقوا الخیرات کے پس جسے موٹو کہا وہی موٹو ہو سکتا ہے۔

دوسرے جیسا کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے لکھا ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا تو ابتدائی منزل ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا بقول حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ احمدیت میں داخل ہونیکا کلمہ طیبہ ہے اس سے آگے پھر داخل ہونیوالوں کی تین قسمیں ہیں۔ ظالم لنفسہ مقتصد۔ سابق بالخیرات اور قرآن حکیم نے یہی تحریص دی ہے۔ کہ ان تین مدارج مومنانہ میں سے تیسرا درجہ یعنی سابق بالخیرات بننے کی کوشش کرو۔ اور وہی تمہارا موٹو ہو اس ضمن میں ایک تجویز یہ بھی پیش کیگئی ہے۔ کہ موٹو غیر زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جگہ نصب العین کا لفظ ہونا چاہیئے۔ بیشک بہت مبارک تجویز ہے۔ کہ عربی الفاظ استعمال کئے جائیں۔ مگر پھر کیوں نہ اصلی قرآنی مختصر لفظ وجہہ ہی استعمال کیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو اسلامی یعنی قرآنی اصطلاحات سے عام واقفیت ہو (راقم [illegible])

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ پر ایمان لاکر آپکی زیارت کرنیوالوں کا کیا نام ہونا چاہیئے

اِنَّ جَمَاعَةَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ غَیْرِ فَرْقٍ فِی التَّسْمِیَةِ

(المسیح الموعود)

(۱)

"الفضل" کا ایک شذرہ

"الفضل" ۲۹ اگست میں "رفیق اور ربانی" کے زیر عنوان ایک شذرہ اشاعت پذیر ہوا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کی بنا پر کہ "رفیقوں کو کہہ دو۔ کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے" (تذکرہ صفحہ ۵۹۳) یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ آئندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ میں آپ پر ایمان لانے والوں اور آپ کی پاکیزہ صحبت سے مستفیض ہونے والوں کو "صحابہ حضرت مسیح موعود" کی بجائے اگر "رفقائے حضرت مسیح موعود" کہا جائے۔ تو زیادہ موزوں ہوگا۔ اس شذرہ کے جلیل القدر راقم کی بزرگی اور جلالت شان کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مسئلہ پر بالتفصیل روشنی ڈال دیجائے۔ کیونکہ یہ امر اپنے اندر غیر معمولی اہمیت اور بے حد نزاکت رکھتا ہے*

اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متذکرۃ الصدر الہام میں حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو "رفقاء" کہکر پکارا گیا ہے۔ مگر اس ایک الہام کی بنا پر قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں بیٹھنے والوں کا نام ہمیشہ کے لئے "رفقاء" رکھ دینا چاہیئے۔ جس کی کئی ایک وجوہ ہیں۔

صحابہ مسیح موعودؑ کے متعدد نام

پہلی وجہ جس کی بنا پر محض اس الہام کو دیکھتے ہوئے "صحابہ حضرت مسیح موعودؑ" کی بجائے "رفقائے حضرت مسیح موعودؑ" کے الفاظ کی ضرورت نہیں۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اور بھی کئی نام رکھے گئے ہیں۔ اگر "صحابہ مسیح موعودؑ" کے لئے "رفقائے مسیح موعودؑ" کے الفاظ کا استعمال خدا تعالیٰ کے حضور مقدر ہوتا۔ اور اس کی یہی مشیت ہوتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے بحالت ایمان مشرف ہونے والوں کو دنیا میں "صحابہ رضی اللہ عنہم" کی بجائے "رفقاء" کہا جائے۔ تو آپ کے الہامات میں ان کے لئے ہمیشہ "رفقاء" کے لفظ کا ہی استعمال ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے لئے اور بھی کئی نام خدا تعالیٰ نے اپنے الہامات میں استعمال فرمائے ہیں*

درویش

چنانچہ ایک نام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے لئے الہامات میں تجویز کیا گیا ہے۔ وُہ درویش ہے۔ آپ کا یہ مشہور کشف ہے۔ کہ آپ نے ایک فرشتہ کو ایک لڑکے کی صورت میں دیکھا۔ جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا۔ جو نہایت چمکیلا تھا۔ وُہ نان اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا۔ اور کہا "یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۹)

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رہنے والوں کو "درویش" کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس نام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تحریرات میں استعمال فرمایا ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ اُس زمانہ کی خواب ہے۔ جبکہ میں نہ کوئی شہرت اور نہ کوئی دعوےٰ رکھتا تھا۔ اور نہ میرے ساتھ درویشوں کی کوئی جماعت تھی۔ مگر اب میرے ساتھ بہت سی وُہ جماعت ہے۔ جنہوں نے خود دین کو دُنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے" (تذکرہ صفحہ ۱۹)

تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔

"یہی درویش ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کہا ہے"

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۸ پر آپ نے کئی دفعہ جماعت احمدیہ کے مرکز کو درویش خانہ قرار دیا ہے۔ ایک جگہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کی تعریف میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"وُہ ہمارے درویش خانہ کے مصارف کے اول درجہ کے خادم ہیں"

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں صحابہ مسیح موعودؑ کا ایک نام "درویش" رکھا گیا ہے۔

غُلام

دُوسرا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کا آپ کے الہامات میں "غلام" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے:۔

"مجھے آگ سے مت ڈراؤ۔ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (تذکرہ صفحہ ۴۲۵)

دوسرا الہام بھی اسی طرز کا ہے:۔ کہ "آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (تذکرہ صفحہ ۴۱۶)

انصار

صحابہ مسیح موعودؑ کا تیسرا نام آپ کے الہامات میں "انصار" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَنْصَارِکَ۔ (تذکرہ صفحہ ۳۵۵)

"انصار" کا لفظ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی استعمال کیا ہے۔ چنانچہ چراغ دین جمونی کی نسبت خدا تعالیٰ کے ایک الہام کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں فنا کردوں گا۔ میں غارت کردونگا میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا۔ اور اس پر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت اور مامور ہونے کے دعوے سے توبہ نہ کی۔ اور خدا کے انصار جو سالہائے دراز سے خدمت اور نصرت میں مشغول اور دن رات صحبت میں رہتے ہیں اُن سے عفو تقصیر نہ کرائی" (تذکرہ صفحہ ۴۱۰)

درباری

صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کا چوتھا نام آپ کے الہامات میں "درباری" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے:۔

"کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گزرنے نہ پائے۔ کوئی درباری اس جُرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہیگا" (تذکرہ صفحہ ۶۵)

آپ خود بھی "درباری" کا لفظ استعمال کرتے ہُوئے فرماتے ہیں "جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے" (تذکرہ صفحہ ۶۵)

خدمت گار

پانچواں نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا "خدمتگار" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے:۔ "یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے۔ مگر وُہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں" (تذکرہ صفحہ ۵۵۳)

دوست

چھٹا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا "دوست" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے:۔ "دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا"

اسی طرح آپ کا ایک رُویا ہے جس میں آپ نے مولوی عبداللہ صاحب سنوری کے متعلق یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ کہ "یہ ایک میرا دوست ہے۔ اور پُرانا دوست ہے" (صفحہ ۵۱۵)

"دوست" کا لفظ اپنے صحابہ کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام نے خود بھی کئی جگہ استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ ہو (تذکرہ صفحہ ۳۰۹ وصفحہ ۵۱۸ وصفحہ ۴۲۵ وصفحہ ۶۲۸ وصفحہ ۶۳۶ و آئینہ کمالات اسلام

پاک ممبر

ساتواں نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا "پاک ممبر" رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام الٰہی ہے "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ ان کو اطلاع دی جاوے" (صفحہ ۳۷۶)

پاک محب

آٹھواں نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا الہامات الٰہی میں "پاک محب" رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا "لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں۔" (صفحہ ۵۸۳)

احباب

نواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا احباب رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے۔ "منّ ربکم علیکم و احسن الی احبابکم" (صفحہ ۹۷) یعنی خدا تعالےٰ نے تجھ پر احسان کیا اور تیرے احباب سے نیکی کی۔ احباب کا لفظ اپنے صحابہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کئی جگہ استعمال کیا ہے ایک جگہ فرماتے ہیں "میں نے کشف میں دیکھا ہے۔ کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہونگے۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کشف کے مصداق کون کون احباب ہوں گے۔" (صفحہ ۳۰۴)

مومن

دسواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا الہامات میں مومن رکھا گیا ہے چنانچہ جن الہامات میں مومن کہکر پکارا گیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

(ا) "ذروت مومنو" (صفحہ ۶۹۶)

ب۔ "قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم" (صفحہ ۵۰۸)

ج۔ "یومئذ یفرح المومنون" (صفحہ ۲۵۱)

د۔ "ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین" (صفحہ ۲۶۷)

ہ۔ "فقد ابتلی المومنون" (صفحہ ۲۹۵)

و۔ "فبشریٰ للمؤمنین" (صفحہ ۴۶۷)

رجال

گیارھواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا الہامات میں رجال رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام الٰہی ہے۔ "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" (صفحہ ۷۹ و صفحہ ۳۴۹)

اسی طرح الہام ہے۔ یاتیک رجال نوحی الیھم من السماء (صفحہ ۶۲۱)

پھر ایک الہام ہے۔ "لا یموت احد من رجالکم" (صفحہ ۴۳۲)

ان الہامات میں "رجال" کا لفظ رجولیت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ یعنی ایسے آدمی کھڑے کئے جائیں گے۔ جو کام کرنے کی اہلیت اور قابلیت رکھیں گے۔" (تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ منقول از الفضل ۱۳۰ جلد ۱۹)

پیارے

بارھواں نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ کا الہامات الٰہی میں پیارے رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے:-

"میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔" (صفحہ ۴۸۸)

بنی اسرائیل

تیرھواں نام بنی اسرائیل رکھا گیا ہے چنانچہ الہام ہے۔ "کففت عن بنی اسرائیل" (صفحہ ۴۹۲) اس الہام کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اس وحی میں خدا تعالےٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔" (تذکرہ ")

اصحاب الصفہ

چودھواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے ان صحابہ کا جو قادیان میں ہجرت کرکے آئے اصحاب الصفہ رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے "اصحاب الصفۃ وما ادراک ما اصحاب الصفہ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک (صفحہ ۵۱) اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

"ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے تیرے حجروں میں آکر آباد ہوں گے۔ وہی ہیں۔ جو خدا کے نزدیک اصحاب الصفہ کہلاتے ہیں۔"

خالص اور دلی محب

پندرھواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا "خالص اور دلی محب" رکھا گیا ہے چنانچہ الہام ہے "میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤنگا۔ اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دونگا" (صفحہ ۱۴۴)

خدام

سولھواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا خدام رکھا گیا ہے۔ چنانچہ یہ نام اس الہام سے مستنبط ہوتا ہے۔ کہ من خدمک خدم الناس کلھم (صفحہ ۷۸۵) یعنی جس نے تیری خدمت کی اس نے گویا تمام لوگوں کی خدمت کی۔

ازواج

سترھواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا ازواج رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے۔ یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ" (صفحہ ۶۹)

زوج کا ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تابع۔ رفیق اور دوست کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ تذکرہ صفحہ ۶۹ و صفحہ ۵۷۵)

عشاق

اٹھارھواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا عشاق رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے۔ انی مع العشّاق (صفحہ ۳۱۶)

صادق

انیسواں نام حضرت مسیح موعود کے صحابہ کا صادق رکھا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک گروہ تو اس مقدمہ اور دوسرے مقدمہ میں جو مسٹر ڈوئی صاحب کی عدالت میں فیصلہ ہوا۔ صدق دل سے اور کامل ہمدردی سے تڑپتا پھرا۔ اور انہوں نے اپنی مالی اور جانی کوششوں میں فرق نہیں رکھا۔ اور دوسرا گروہ وہ بھی تھا۔ کہ ایک ذرہ ہمدردی میں شریک نہ ہوسکے۔ سو ان کے لئے وہ کھڑکی بند ہے۔ جو ان صادقوں کے لئے کھولی گئی۔ پھر یہ الہام ہوا کہ

صادق آں باشد کہ ایامِ بلا
مے گذارد با محبت با وفا

یعنی خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے۔ کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گزارتا ہے۔" (صفحہ ۳۰۱)

آدمی

بیسواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا ان کی خاکساری اور عاجزی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے محض آدمی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام الٰہی ہے۔

"ہزاروں آدمی تیرے پردوں کے نیچے ہیں۔" (صفحہ ۶۵۰)

آسمانی بادشاہ

اکیسواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا "آسمانی بادشاہ" ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں نے دیکھا۔ کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھکر اور انہی کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ "آسمانی بادشاہت" (صفحہ ۶۲۲)

اس کشف کی تعبیر میں فرماتے ہیں:-

"آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔"

مسلم

بائیسواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا مسلم رکھا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ "واخفض جناحک للمسلمین" (صفحہ ۲۳۳)

اپنے بازو مسلمین کے لئے جھکا دے

ایک اور الہام ہے۔ انفقوا فی سبیل اللہ ان کنتم مسلمین (صفحہ ۵۳)

اگر تم مسلم ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرو۔

مبایعین اللہ

تیئیسواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا "مبایعین اللہ" رکھا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے والے چنانچہ الہام ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم (صفحہ ۲۳۱) یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں۔ در اصل خدا تعالےٰ کی بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ہے۔ جو ان کے ہاتھ کے اُوپر ہے۔ چونکہ یہ شرف اور کمال صرف انہی لوگوں کو حاصل ہوسکتا ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اسی لئے وہی "مبایعین اللہ" کہلا سکتے ہیں

مسترشد

چوبیسواں نام حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کا

مسترشد رکھا گیا ہے۔ چنانچہ الہام ہے۔ انت معی وانا معاك ولا یعلمها الا المسترشدون (صـ۲۱) یعنے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ مگر اس حقیقت کو "مسترشدین" کے سوا جو اپنے اندر رشد رکھتے ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔ اسی طرح الہام ہے۔ انت معی وانا معاك ولا یعلمون الا المسترشدون (صـ۲۷)

تمام اسماء صفاتی ہیں

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ مسیح موعود کا نام الہامات میں صرف رفیق ہی نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اور بھی کئی ایک نام ان کے رکھے گئے ہیں۔ ان حالات میں صرف ایک نام کی تخصیص اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اور ہمارے لیے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ ہم ان تمام ناموں کو صحابہ مسیح موعودؑ کے صفاتی اسماء قرار دیں۔ یعنے اس وجہ سے کہ انہوں نے درویشانہ زندگی قبول کی انہیں درویش کہا گیا۔ اور اس وجہ سے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت اختیار کی انہیں رفیق کہا گیا:۔

غیر مامور ہونے کی حالت میں ایک دوست کو رفیق قرار دینا

دوسری وجہ جس کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے لئے رفیق کے لفظ کا استعمال موزوں نہیں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی دعوئے ماموریت بھی نہ کیا تھا۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو لوگوں سے بیعت لینے کا حکم ملا تھا۔ کہ شیخ حامد علی صاحب کے ہمراہ آپ کو موضع کنجراں ضلع گورداسپور جانے کا اتفاق ہوا۔ جب صبح آپ نے روانہ ہونے کا قصد کیا۔ تو آپ کو الہام ہوا۔ "اس سفر میں تمہارا اور تمہارے رفیق کا کچھ نقصان ہوگا" (صـ۱۵۱) اس الہام میں صریحاً شیخ حامد علی صاحب کے متعلق "رفیق" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اب اگر یہ نظریہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو رفقا کہنا چاہیئے۔ تو سوال یہ ہے کہ شیخ حامد علی صاحب کو الہام نے کیوں اس وقت اور ایسی حالت میں رفیق قرار دیا۔ جبکہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں سے بیعت لینی بھی شروع نہ فرمائی تھی۔ کیا وہ اسی وقت صحابی بن چکے تھے۔ اگر نہیں تو صحابہ مسیح موعودؑ کے لیے یہ لفظ مخصوص نام کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا سفر قریباً ۱۸۸۶ء میں کیا گیا۔ اور بیعت اولے لدھیانہ میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ (تذکرہ حاشیہ صـ۱۷۱)

پس وہ لوگ جنہیں "صحابہ" یا "رفقا" کہا جا سکتا ہے وہ وہی ہو سکتے ہیں۔ جو ۱۸۸۹ء یا اس کے بعد ۱۹۰۸ء تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے۔ اور انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی۔ مگر الہام الٰہی میں دو دل پہلے کے ایک ساتھی کو بھی رفیق کہا گیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نام کو صحابہ کے لئے مخصوص قرار نہیں دیا جا سکتا:۔

زمانہ براہین کے رفقاء

اسی طرح براہین احمدیہ کے زمانہ میں یعنے ۱۸۸۳ء میں آپ نے میر عباس علی صاحب لدھیانوی کو ایک خط لکھا جس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے:۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک حالت رکھتا ہے۔ جو زمانہ کی رسمیات سے بہت ہی دور پڑی ہوئی ہے۔ اور ابھی تک ہر ایک رفیق کو یہی جواب روح کی طرف سے ہے۔ انك لن تستطیع معی صبرا" (صـ۱۲۱)

یہاں بھی آپ نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب کو رفیق کہا ہے۔ مگر یہ رفیق کا خطاب بھی اس وقت دیا گیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی دعوئے ماموریت نہیں کیا تھا۔ گویا رفیق ایک غیر مامور سے تعلق رکھنے والوں کو بھی کہا جا سکتا ہے پھر نبی کی صحبت سے مستفیض ہونے والوں کو مخصوص اور معین طور پر یہ خطاب دینا ان کے لیے کونسا باعث فخر ہے

رفیق سفر

۱۸۸۸ء کے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب ہم گاڑی پر سوار ہوئے تو راستہ میں ایک سٹیشن دوراہہ پر ہمارے ایک رفیق کو کسی مسافر انگریز نے محض دھوکہ دہی سے اپنے فائدہ کے لیے کہہ دیا کہ لدھیانہ آگیا ہے۔ چنانچہ ہم اس جگہ سب اتر پڑے" (صـ۱۵۳) اس جگہ رفیق کا لفظ گو رفیق سفر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ مگر اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبی کی صحبت سے مشرف ہونے والوں کے لیے اُسے مخصوص نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ اس قدر عام لفظ ہے۔ کہ ہر شخص اپنے پاس بیٹھنے والے کے متعلق اسے بلا دریغ استعمال کر سکتا ہے۔ حالانکہ نبی کی صحبت میں بیٹھنے والوں کے لئے نام وہ ہونا چاہیئے جو عام شخص یا غیر مامور کے صحبت یافتہ اشخاص پر قطعاً اطلاق نہ پا سکے:۔

لفظِ رفیق کی عمومیت کا ثبوت

رفیق کے لفظ کی عمومیت کا اس امر سے بھی پتہ چل سکتا ہے۔ کہ ضمیمہ انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "منشی روڑا صاحب کپورتھلہ اور ان کے رفیق" (صـ۲۹ حاشیہ) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ حالانکہ منشی روڑے خان صاحب پیشکردہ تجویز کے ماتحت خود ایک رفیق تھے۔ "ان کے رفیق" کے الفاظ کا استعمال بتا رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک یہ لفظ انبیاء کی صحبت میں بیٹھنے والوں کا معروف نام نہیں۔ ہاں صفاتی نام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہیں نبی کی رفاقت حاصل ہوتی ہے:۔

رفیق کے تین معنے

درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں کہ "رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے۔" (صـ۵۹۲) رفیق کا لفظ تابع ساتھی اور دلی دوست کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور ان تینوں معنوں کا استعمال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں پایا جاتا ہے:۔

رفیق کو تابع کے معنوں میں آپ استعمال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے آدم۔ اے مریم اے احمد تو جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنے نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ"

(تذکرہ صفحہ ۶۹)

لفظ رفیق کو ساتھی کے معنوں میں آپ نے حسب ذیل تحریر میں استعمال فرمایا ہے:۔

"مشرق کی طرف سے ایک چمکتا ہوا ستارہ نکلا۔ تب اس ستارہ کو دیکھ کر سید عبدالقادر بہت خوش ہوئے۔ اور ستارہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ السلام علیکم اور ایسا ہی ان کے رفیق نے السلام علیکم کہا۔ اور وہ ستارہ میں تھا۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۱)

اسی طرح رفیق کو دلی دوست کے معنوں میں آپ یوں استعمال کرتے ہیں:۔

"میں نے خواب میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھا اور مسیح نے اور میں نے ایک جگہ ایک ہی برتن میں کھانا کھایا۔ اور کھانے میں ہم دونوں ایسے بے تکلف اور بامحبت تھے۔ کہ جیسے دو حقیقی بھائی ہوتے ہیں۔ اور جیسے قدیم سے دو رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں"

(تذکرہ صفحہ ۱۳)

پس اس الہام میں کہ "رفیقوں کو کہہ دو" اس امر کا اظہار ہے۔ کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔ وہ آپ کے سچے تابع آپ کے وفادار ساتھی اور آپ کے دلی دوست ہیں نہ یہ کہ آئندہ انہیں "رفیق" کا نام دے دینا چاہیئے:۔

مسئلہ فلسطین کے متعلق مدبرین برطانیہ کا افسوسناک طرزِ عمل

جنگ عظیم کے دوران میں ایک نازک مرحلہ پر جبکہ فرانسیسی فوج نے بغاوت کر دی اطالوی فوج میں مقابلہ کی تاب نہ رہی۔ اور امریکہ جنگ سے محترز رہنے پر مصر تھا۔ برطانیہ نے اپنی امداد اور استعانت کے لئے اس قوم کے آگے دست سوالی دراز کیا۔ جو اگرچہ صدیوں سے عیسائیت کے ساتھ برسر پیکار چلی آرہی تھی۔ لیکن اپنے فطری بخل اور کنجوسی کے باعث دنیا میں سب سے زیادہ مالدار اور متمول تھی۔ یہودی قوم نے جو زر و دولت کے بے بہا خزینے رکھنے کے باوجود دنیا میں اپنے عجیب کردار و اطوار اور سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ لعنتی قرار دینے اور پھر سرور دو عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کرنے سے محروم رہنے کی وجہ سے ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ وباؤ بغضب من اللہ کی مصداق ہی چلی آرہی تھی۔ جس کا نہ کوئی گھر تھا نہ وطن اور جسے دنیا کا کوئی ملک اپنی زمین میں پناہ دینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس موقع کو غنیمت سمجھا۔ اور انگریزوں کی اس نازک وقت میں پوری پوری مدد کی۔

یہودیوں کے اس احسان کا معاوضہ انگریز کئی رنگوں میں دے سکتے تھے۔ لیکن انھوں نے حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ پر عمل کرتے ہوئے یوں دیا کہ فلسطین میں یہودیوں کو آباد ہونے کا حق دے دیا۔ اس طرح بدنصیب فلسطین کو یہود نے اپنی ہوس رانیوں کا تختۂ مشق بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ فلسطین کو ارض یہود بنانے کی یہ پالیسی کئی سالوں سے جاری ہے۔ اور اسوقت تک اس ملک میں جو خالص عربوں کا ملک تھا مختلف ممالک کے یہودیوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہو چکی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں فلسطین کے عربوں نے ترکوں کے مقابلہ میں انگریزوں کو ہر ممکن امداد دی۔ چنانچہ یہ کہنا ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ترکوں پر انگریزوں کی فتح کی سب سے بڑی وجہ عربوں کی امداد بھی تھی۔ جو انھوں نے ترکوں سے غداری کرتے ہوئے انگریزوں کو ان وعدوں کی بنا پر دی جو عربوں کی ایک متحدہ آزاد حکومت کے قیام کے متعلق انھیں دئے گئے تھے۔ لیکن مدبرین برطانیہ کی قدر ناشناسی ملاحظہ ہو کہ انھوں نے یہود کو خوش کرنے کے لئے اسی سرزمین کو تاکا جس کے باشندے برطانیہ کے لئے اپنا خون بہا چکے تھے۔

عربوں سے وعدہ شکنی کا ایک ایسا داغ ہے جو مدت العمر برطانیہ کی نیک نامی کو لوگوں کی نظروں میں مشتبہ کرنے کے لئے قائم رہے گا ہاں وہ اس صورت میں دُھل سکتا ہے۔ کہ برطانی مدبر فکر و تدبر سے کام لیتے ہوئے فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو بند کر دیں۔

مسئلہ فلسطین صرف یہودیوں اور عربوں کے باہمی تعلقات تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ قومی اور ملکی مسئلہ ہے۔ عرب فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو اس لئے روکنا چاہتے ہیں۔ کہ انھیں اس بات کا خطرہ ہے کہ ان کے گلے میں طوق غلامی ہمیشہ کے لئے پڑ جائے گا۔ اور وہ محسوس کر رہے ہیں کہ فلسطین کو ارضِ یہود بنانے کی چال محض ان کی سلاسل غلامی کو مضبوط کرنے کے لئے چلی گئی ہے۔ اور یہ بات ان کی اقتصادی اور تجارتی تباہی سے بھی زیادہ ان کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ چنانچہ آزادیٔ وطن کا یہی وہ جذبہ ہے جو عربوں کو اس بات کے لئے آمادہ کر رہا ہے کہ وہ نتائج و عواقب سے کلیتہً بے پروا ہو کر میدان عمل میں کود پڑیں۔

ملک میں تشدد، قتل اور خونریزی کے واقعات اگرچہ ان کے غلط راستے پر پڑ جانے کے باعث رونما ہو رہے ہیں۔ لیکن دائمی غلامی کا خوفناک تصور بھی ان کی تہ میں کام کر رہا ہے ہم پہلے بھی کئی بار بتا چکے ہیں کہ کسی جذبۂ آزادی کو طاقت اور قوت کے ساتھ کچلا نہیں جا سکتا۔ ممکن ہے وہ قہرمانی قوت کے مظاہروں سے تھوڑے عرصہ کے لئے دب جائے۔ لیکن پھر پہلے سے بھی زیادہ تندی اور تیزی سے وہ آتش فشاں بن کر بھڑکے گا۔ اسلئے کیا یہ انتہائی افسوس کا مقام نہیں کہ مقامی ارباب حل و عقد کی کوششوں سے اب جبکہ عرب تشدد اور ہڑتال کو ترک کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ برطانی مدبرین ایسی ذہنیت کا اظہار کر رہے ہیں جو قیام امن اور مصالحت و مفاہمت کی مقتضیات کے منافی ہے۔ اعراب فلسطین کی مجلس اعلےٰ نے ایک جلسہ منعقد کر کے فیصلہ کیا ہے کہ عراق کے وزیر خارجہ نوری پاشا کو فلسطین آنے کی دعوت دیجائے۔ تاکہ وہ باہمی مذاکرات اور انہام و تفہیم سے مفاہمت کی صورت پیدا کریں۔ عربوں نے بلاشبہ یہ مفاہمت کی طرف قدم اُٹھایا ہے۔ مگر ہمیں یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی کہ برطانوی مدبرین نے اسے ٹھکرا دیا ہے۔ چنانچہ اخبار "ٹیلیگراف" اور "مارننگ پوسٹ" کے نامہ نگاروں کی اطلاعات مظہر ہیں کہ برطانی کابینہ کے اجلاس میں ہنگامہ فلسطین پر غور و خوض کے بعد اجلاس میں اس امر کا یقین دلایا گیا۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو نہیں روکا جائے گا۔ خواہ وہاں کی مقامی حکومت ہڑتال ختم کرا سکے۔ یا عربوں سے سمجھوتہ کرانے کی وجہ سے اس کی خواہش ہی کیوں نہ کرے نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ عربوں کی شورش کو کچلنے کے لئے شدید ترین اقدامات کئے جائیں گے۔ اور ممکن ہے تمام ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو عجب بے حد عاقبت نااندیشی ہوگی یہی وہ طرز عمل ہے۔ جس کی وجہ سے آئرلینڈ انگریزوں کے پنجۂ استعمار سے نکل چکا۔ اور جنوبی افریقہ اس سے نکلنے کا علی الاعلان اظہار کر چکا ہے۔ اسی طرح دوسری نوآبادیات ان کے انتداب سے نکلنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت برطانیہ فلسطین میں یہودیوں کی آمد کو بند کر دے۔ اور اپنے مواعید کا پاس کر کے عربوں کی ایک آزاد سلطنت کے قیام میں اگر مدد نہیں دے سکتی تو روک بھی نہ بنے۔

مالی برکت حاصل کرنیکا طریق

وہ مخلصین جنھوں نے اپنی مرضی اور خوشی سے دوسرے سال کا چندہ تحریک جدید کا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا۔ مگر اب تک ادا نہ کر سکے وہ اپنے عہد کو ماہ ستمبر میں مکمل طور پر پورا کر دیں۔ تاکہ نہ صرف دوسرے سال کے امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔ بلکہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے بھی پہلے ہر دو سال سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے ماحول پیدا کریں بعض مخلصین جو اپنے دوسرے سال کے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ وہ ابھی سے تیسرے سال کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں بلکہ بعض احباب اور جماعتیں تو تیسرے سال کا روپیہ بھی بھیج رہی ہیں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جس جماعت کے کارکن مستعد اور ہوشیار ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ کے خطبات سناتے رہتے ہیں۔ ان کے احباب مالی قربانیوں پر فوری لبیک کہتے ہیں بلکہ فوراً ادا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ موبلن کے ضلع گوجرانوالہ کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے مگر اس کے کارکن ہوشیار اور مستعد ہیں۔ انھوں نے پہلے سال بہ حیثیت جماعت چندہ تحریک جدید میں بچاس روپے کا وعدہ کیا۔ جو ماہ جنوری ۱۹۳۵ء میں ادا کر دیا۔ دوسرے سال ستر روپیہ کا وعدہ کیا جو اپریل ۱۹۳۶ء میں ادا کر دیا۔ اور اب ۷ راگست ۱۹۳۶ء کا خطبہ جمعہ جس دن ان کے پاس پہنچا۔ اور جماعت کو سنایا گیا۔ تو اسی دن اس جماعت کے تمام احباب نے تیسرے سال کے لئے ایک سو ایک روپیہ جو پہلے سال کے چندے سے دوگنا اور دوسرے سال سے ڈیوڑھا ہے اسی وقت ادا کر دیا۔ یہ رقم پہنچ چکی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ پس جہاں احباب اور جماعتیں تیسرے سال کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کر کے حضور کی دعا اور خوشنودی حاصل کر رہی ہیں۔ وہاں وہ جماعتیں جن کے دوسرے سال کے وعدے ابھی تک سو فیصدی پورے نہیں ہوئے۔ ماہ ستمبر میں ضرور پورے کر دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو اپنے دل میں نقش کر لیں۔ "اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اسکے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دیجاویگی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پاویگا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے [illegible]

اپنی اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کرنیکا بہترین تجربہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گذشتہ خطبات میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دشمن جو احمدیت کو مٹانے کے درپے ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے یہ ایک اقلیت ہے اس کو ماننے والے بہت تھوڑے ہیں۔ اس کی آواز میں کوئی خاص طاقت نہیں حالانکہ حقیقت میں وہ احمدیت کی ظاہری حالت کو دیکھ کر یہ غلط اندازہ کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ ابتدا ء زمانہ میں ہر ایک سچے مذہب کی مثال ایک ایسے بیج کی طرح ہوتی ہے۔ جس کے اندر اس سے پیدا ہونے والے درخت کی صفات پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اور اس بیج کو دیکھ کر ایک ظاہر بین شخص اُسے ایک حقیر سی چیز سمجھتا ہے۔ لیکن ایک معرفت رکھنے والے شخص کی نظر اس کی آئندہ حالت کو دیکھتی ہے۔

اسی طرح احمدیت اگرچہ آج ظاہر بینوں کی آنکھ میں ایک حقیر سی جماعت ہے لیکن خدا کے فضل و کرم سے یہ ترقی کرے گی۔ اور بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ ظاہری لحاظ سے بھی یہ تمام جماعتوں پر فوقیت حاصل کرے گی؟

لیکن کبھی احباب نے اس امر پر بھی غور کیا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت کی موجودہ اقلیت کو اکثریت میں تبدیل کرنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے۔ نیز یہ کہ نوجوانانِ احمدیت اور بزرگانِ سلسلہ نے اس طرف کس حد تک توجہ کی ہے۔ یاد رہے کہ تبلیغ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے یہ اہم تبدیلی وقوع پذیر ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ؟

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون۔ کیا یہ مخالفین اس طرف غور نہیں کرتے کہ ان کی مملوکہ زمین آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ ان کے ہم خیال لوگ آہستہ آہستہ ان سے ہٹتے جارہے ہیں۔ اور جن کو یہ لوگ ادنےٰ اور معمولی خیال کرتے ہیں ان میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ کیا اب بھی یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس سچائی کی مخالفت کرکے یہ کامیاب ہو جائینگے۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پورا کرنے میں لگ جاؤ۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اپنی تمام خواہشات کو قربان کردو۔ اپنے اوقات کو حضور کی خدمت میں پیش کردو۔ اور حضور کے مطالبہ کے ماتحت اپنے آرام سلا کو چھوڑ دو کہ ابھی آرام کرنے کا وقت نہیں آیا۔ ترقی کرنے والی قومیں آرام کا خیال بھی دل میں نہیں لایا کرتیں۔ وہ دن اور رات ایک کرکے مجنونانہ طور پر اپنے فرائض ادا کرنے میں منہمک رہی ہیں؟

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ فارغ کرکے اس کی اطلاع دفتر تحریک جدید میں دیں۔ تاکہ دفتر ان کے مناسب حال علاقہ اور مقام ان کے واسطے تجویز کرکے خدمت سلسلہ کے لئے ان کو متعین کردے زمیندار حضرات بھی اپنی خدمات پیش کرسکتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیں؟

"زمینداروں کے لئے بھی چھٹی کا وقت ہوتا ہے۔ انہیں سرکار کی طرف سے چھٹی نہیں ملتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ یعنی ایک موقعہ آتا ہے جو نہ کوئی فصل بونے کا ہوتا ہے۔ اور نہ کاٹنے کا۔ اس وقت جو تھوڑا بہت کام ہو اسے بیوی بچوں کے سپرد کرکے وہ اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کرسکتے ہیں؟

پس زمیندار حضرات اپنے ایسے اوقات میں خدمت سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور ابھی سے اپنے لئے اس عرصہ کے وقف کرنے کی اطلاع دیں۔ دفتر تحریک جدید انشاء اللہ تعالیٰ ان کو اس وقت یاد دہانی کرا دے گا۔ کوئی شخص اس وجہ سے اپنے آپ کو پیش کرنے سے نہ رکا رہے۔ کہ وہ ناخواندہ ہے۔ کیونکہ دین کی خدمت کے لئے کسی مولوی فاضل یا انٹرنس پاس کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس خدا کے فضل سے بعض پرائمری پاس بلکہ بعض ناخواندہ بھی تعلیم یافتہ لوگوں سے زیادہ اچھا کام کرسکتے ہیں۔ اگر احباب جماعت اس طرف توجہ فرمائیں۔ تو بفضلِ خدا چند مہینوں میں کایا پلٹ سکتی ہے؟

کسی احمدی کو اس سعادت اور نیکی سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ اور اطمینان رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جائے گا؟

نوٹ۔ دوست اطلاع دیتے وقت اپنے تعلیمی اور دیگر کوائف نیز عمر اور صحت وغیرہ کے متعلق بھی تحریر فرمایا کریں تا ان کے متعلق کام کا اندازہ کرنے میں سہولت ہو؟

انچارج تحریک جدید قادیان

حصہ داران دارالانوار کمیٹی کی خدمت میں التماس

احباب کرام حصہ داران دارالانوار کمیٹی کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ اگست کے آخر میں صدر انجمن احمدیہ کا جو قرعہ نکلا ہوا تھا وہ ختم ہوگیا۔ اور اب ۲۱ ستمبر کو بعد دوپہر نیا قرعہ ڈالا جائے گا۔ چونکہ قرعہ میں از روئے قواعد وہی نام شامل کئے جاسکتے ہیں۔ جن کی طرف کوئی بقایا نہ ہو۔ اگرچہ دفتر دارالانوار کی طرف سے ہر بقایا دار کو یہ اطلاع کردی گئی ہے۔ مگر تاہم مزید اخبار کے ذریعہ اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ جن احباب کے ذمہ دارالانوار کمیٹی کا بقایا ہو وہ ستمبر کی قسط کے ساتھ ۲۱ ستمبر کی دوپہر سے پہلے پہلے حسب قواعد دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع فرمادیں۔ تا بعد دوپہر ان کا نام قرعہ میں آجائے۔ اگر کسی حصہ دار کی طرف سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر رقم نہ پہونچی۔ تو اگر اس کا نام قرعہ میں نہ پڑے۔ تو اس کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔ پس احباب کو چاہیئے کہ اپنا تمام بقایا ۲۱ ستمبر سے پہلے پہلے صاف کردیں۔ تا ان کا نام قرعہ میں پڑسکے؟ سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

ماہوار ٹریکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

ماہ اگست کا ٹریکٹ تمام جماعتوں کے نام بھیجا جاچکا ہے۔ جن دوستوں کو ڈاکخانہ وغیرہ کی غلطی سے ابھی تک ٹریکٹ وصول نہ ہوئے ہوں۔ وہ اطلاع دیں۔ تاکہ دوبارہ بھیجدیئے جائیں۔ اور اگر کسی جماعت کو کم تعداد میں موصول ہوئے ہوں۔ تو وہ بھی مطلوبہ تعداد سے مطلع کریں۔ ٹریکٹوں کی تقسیم کے متعلق بھی سکرٹریان تبلیغ کی طرف سے دفتر تبلیغ میں رپورٹ کا آنا ضروری ہے۔ ماہ ستمبر کا ٹریکٹ چار صفحہ زیر طبع ہے اگر کسی جماعت یا سکرٹری کے پتہ میں تبدیلی ہوئی ہو۔ تو وہ بھی جلد مطلع کریں۔

مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ قادیان

تین احمدی مجاہدین کے لئے درخواست دعا

تین دوست رسول خانصاحب پشاوری۔ خوشی محمد صاحب کپورتھلوی اور حکیم عبدالرحمن صاحب تبلیغ احمدیت کے لئے بیرونی ممالک میں اپنے خرچ پر جارہے ہیں۔ ہندوستان کی ایک بندرگاہ تک وہ پہونچ گئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر بابرکت کرے۔ اور احمدیت کی تبلیغ کی ان کو توفیق بخشے۔

مہتمم نشر و اشاعت

بمبئی میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک پروفیسر رام دیو صاحب سے دلچسپ گفتگو!

بانی آریہ سماج آریوں کی نظر میں

آریوں کے ایک مشہور پنڈت پروفیسر رام دیو صاحب چند دنوں سے بمبئی آئے ہوئے ہیں۔ ۳۰ راگست ان کا ایک لیکچر "ہندو مسلم مسئلہ اور آریہ سماج" پر ہوا جسے سننے کے لئے خاکسار بھی گیا۔ اختتام پر مجھے بھی چند منٹ بولنے کی اجازت دی گئی۔ خاکسار نے پنڈت صاحب کی ان کے اسلام کے متعلق عمدہ ریمارکس پر تعریف کرتے ہوئے اس امر میں تائید کی کہ واقعی مسلمان صحیح طور پر اسلام کی اور ہندو ویدک دھرم کی تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ پھر بیان کیا کہ پنڈت صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ مسلمان اور آریہ دونوں ہی خدا کو ایک اور رب العالمین مانتے ہیں۔ اس سے مجھے اختلاف ہے کیونکہ تفصیلات میں جانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ صاحبان نہ خدا کو ایک مانتے ہیں اور نہ رب العالمین۔ اسی طرح پنڈت صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ آریوں کے پرچار کرنے سے کسی کو ناراض نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر شخص کو محبت کے ساتھ اپنے خیالات پھیلانے کا حق ہے۔ اس سے میرا پورا پورا اتفاق ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ بانی آریہ سماج پنڈت دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں اس محبت کی روح کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ جس کا اظہار آج کی تقریر میں کیا گیا ہے۔ اس پر صدر جلسہ اور پنڈت صاحب نے اعلان کیا کہ تبادلہ خیالات کے لئے بدھوار کا دن رکھا جاتا ہے۔ اس دن آئیں تو ہم ستیارتھ پرکاش کی اس الزام سے بریت ثابت کریں گے۔

چنانچہ ۲ ستمبر کو ہم آریہ سماج مندر میں پہنچ گئے۔ بعض غیر احمدی بھی آئے ہوئے تھے۔ پہلے پروفیسر رام دیو صاحب نے تقریر کی جس میں بیان کیا کہ چونکہ ان دنوں ہندو مسلم مذہبی لڑائی تھی۔ اس لئے پنڈت دیانند جی نے دوسروں کے خلاف جو ایسے طور پر لکھا۔ نیز انھوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جن اسلامی باتوں پر میں نے اعتراض نہیں کیا وہ سب مجھے قبول ہیں۔ اس کے جواب میں خاکسار نے کہا کہ ہندو مسلم لڑائی اب بھی جاری ہے۔ ہمارے مبلغین ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اسلئے پنڈت دیانند جی کی تحریریں اب بھی پیش کرنے کے قابل ہونی چاہئیں۔ ہاں اس خیال سے کہ لوگ تعلیم و تہذیب میں ترقی کر رہے ہیں۔ آریہ صاحبان اگر ستیارتھ پرکاش میں بیان کردہ امور کو اب پیش کرنے کے قابل نہ سمجھیں تو اور بات ہے۔ نیز یہ کہنا کہ پنڈت جی نے الزامی طور پر لکھا یہ بھی صحیح نہیں ہے۔ اس کے لئے خاکسار نے ستیارتھ پرکاش سے ہی حوالے پیش کئے کہ پنڈت دیانند جی لکھتے ہیں "اس کتاب کی تصنیف سے میرا اصل منشاء صحیح صحیح باتوں کے ظاہر کرنے کا ہے یعنی صحیح باتوں کے ظاہر کرنے سے میری مراد سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ بتانا ہے"۔ نیز یہ کہ "مسلمانوں کے مذہب کی بابت لکھ کر تمام شریف لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ غور کرکے قابل تسلیم باتوں کو اختیار اور ناقابل تسلیم باتوں کو ترک فرمایئے"۔ اور یہ کہنا کہ چند اسلامی باتوں پر انھوں نے اعتراض کرکے باقی کو قبول کرنے کا اقرار کیا یہ بھی غلط ہے۔ اس کے لئے بھی میں نے پنڈت دیانند صاحب کی یہ تحریر پڑھ کر سنائی کہ:-

"یہ بات اس واسطے ہے کہ سادہ لوح آدمی اللہ کے نام سے اس کتاب (قرآن کریم) کو قبول کرلیویں جس میں تھوڑی سی سچائی کے علاوہ سب جھوٹ بھرا ہے۔ اور وہ سچائی بھی جھوٹ کے ساتھ ملکر خراب ہو رہی ہے اس لئے قرآن اور قرآن کا خدا اور اس کو ماننے والے گناہ بڑھانے والے اور گناہ کرنے کرانے والے ہیں"۔ اس کے بالمقابل میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالہ جات پیش کرکے توجہ دلائی کہ دیکھو کسطرح ہندوؤں اور ان کے رشیوں کی تعظیم کی گئی ہے۔ اس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔

دوسری تقریر میں پروفیسر رام دیو صاحب نے کہا کہ پنڈت دیانند صاحب دراصل عربی زبان سے ناواقف تھے۔ پرانے مولویوں کے ترجمہ کے مطابق جو انھوں نے دیکھا اس کے مطابق اعتراضات کر دیئے اب چونکہ جماعت احمدیہ قادیان اور بعض دوسرے علماء نے قرآن شریف کا صحیح ترجمہ کرنے کی وجہ سے حالات بدل گئے ہیں اسلئے پنڈت دیانند صاحب کی تحریریں بھی اس زمانہ کے لئے نہیں ہیں۔ اگر یہ ترجمہ اسوقت ہوتا تو ممکن ہے بانی آریہ سماج پر اس کا اثر اور رنگ میں ہوتا۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ مولویوں کے ترجمے کس حد تک ان دل آزار باتوں کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں جو پنڈت دیانند صاحب نے اسلام کے متعلق لکھیں۔ پروفیسر صاحب کی حق گوئی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بیان کیا کہ آریہ سماج کے نمائندہ نے خود ہی اس بات کو تسلیم کرلیا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب عربی سے ناواقف تھے۔ اور جو کچھ انھوں نے لکھا مولویوں کے ترجموں کی بناء پر لکھا۔ جو عربی زبان کی لغت کے لحاظ سے غلط ہیں۔ تو نتیجہ بالکل واضح ہے کہ بانی آریہ سماج نے اسلام کے متعلق جو کچھ لکھا غلط لکھا۔

پروفیسر رام دیو صاحب نے دوران تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ گو میں نہیں مانتا۔ لیکن فرض کرلیں پنڈت دیانند صاحب نے غلطی کی تو وہ اس لئے تھی کہ تا ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہ بھی غلطی کر سکتے تھے۔ اس پر بھی خاکسار نے پروفیسر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ گفتگو ان ہی باتوں پر ختم ہونے کو تھی کہ پنڈت صاحب نے آریہ سماج کے حق میں گفتگو کا اچھا اثر نہ دیکھ کر کچھ اور بیان کیا اور اس کا جواب دینے کا بھی مجھے موقع دیا گیا خاکسار نے پہلے کی طرح اصل حقیقت واضح کردی۔ جس پر پروفیسر رام دیو صاحب نے خاتمہ پر کہا کہ بہتر تھا۔ جہاں گفتگو پہلے ختم ہو رہی تھی وہیں ہو جاتی۔ اس تبادلہ خیالات کا خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قدر اچھا اثر ہوا کہ ہماری تہذیب و شرافت کی پروفیسر رام دیو صاحب صدر آریہ سماج اور باقی شریف ہندوؤں نے بھی تعریف کی۔

اس گفتگو سے اس امر کا اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شریف اور انصاف پسند آریہ صاحبان پنڈت دیانند جی کی تحریروں کو ایسا زہر سمجھتے ہیں جس سے باہمی محبت و اخوت اور ملکی امن کی فضا کا زہریلا ہو جانا لازمی امر ہے۔ اسی لئے وہ انھیں پبلک کے سامنے پیش کرنے سے اب پرہیز کرتے ہیں۔ اس سے ان پیشگوئیوں کی صداقت بھی اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے جو اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے بہت پہلے آریہ سماج کے انجام کے متعلق فرمائی تھیں۔

تبادلہ خیالات کا یہ سلسلہ پورے دو گھنٹہ تک جاری رہا اور آئندہ آریہ دھرم اور اسلام پر باقاعدہ مناظرہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی سچائی کو ایسے رنگ میں ظاہر فرما دے جس سے حقیقی اسلام کو عام قبولیت حاصل ہو۔ آمین۔

(خاکسار:- محمد یار عارف از بمبئی)

سکرٹری صاحبان وصایا توجہ فرمائیں

اس سال وصایا کی رفتار سست ہے۔ اس اہم کام کی طرف تمام عہدہ داران عموماً اور سکرٹری صاحبان وصایا خصوصاً توجہ فرمائیں۔ رسالہ الوصیت مساجد میں پڑھ کر سنایا جائے۔ اور فرداً فرداً دوستوں کو احسن طریق سے وصیت کی طرف توجہ دلائی جائے اسوقت تک کل موصیوں کی تعداد ۴۰۰۰ ہے۔ اگر کم ازکم دس لاکھ جماعت احمدیہ کے افراد ہوں اور نصف کے قریب نابالغ بچے جن کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو شمار کرلئے جائیں تو بھی ایک فیصدی کے قریب ابھی تک موصی ہیں جو بلحاظ جماعت بہت ہی کم ہیں۔ یہ کام خاص توجہ کا محتاج ہے۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

درزیوں کی ضرورت

میاں محمد الدین صاحب مالک دوکان اے - ڈی پال براد رز ٹیلرز رانچی کو اپنے ہاں کام کرنے کے لئے اچھے سول اور ملٹری کام میں تجربہ رکھنے والے اور اعلےٰ کام کرنے والے درزیوں کی ضرورت ہے۔ جو دوست وہاں کام کرنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں عہدیداران جماعت کی تصدیق اور کام کے تجربہ کی سندات کی نقول کے ہمراہ جلد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں

ناظر امور عامہ قادیان

امیدواروں کی ضرورت

زراعتی کالج لائل پور میں ایسے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جن کو میوہ دار درختوں اور پھولوں کی پرورش ان کی بیماری اور علاج کے متعلق ایک سال تک تعلیم دی جائے گی۔ تعلیم زیادہ تر عملی رنگ میں ہوگی۔ کورس ایک سال کا ہوگا۔ فیس بالکل نہیں ہوگی۔ رہائش کا انتظام بھی سرکار کی طرف سے کیا جائے گا۔ جن امیدواروں کو کسی قسم کی امداد کسی دوسری جگہ سے نہیں ملتی ہوگی۔ ان کو پانچ روپیہ وظیفہ ماہوار دیا جائے گا۔ پڑھائی یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شروع ہوگی ؛

تعلیمی قابلیت پرائمری پاس یا کم از کم پرائمری تک ہونی چاہیئے۔ تمام درخواستیں ۵ ۹/۳۶ تک نظارت ہذا میں پہونچ جائیں

ناظر امور عامہ قادیان

شیعوں سے مناظرہ

جہت پور نزد کمیریاں ضلع ہوشیارپور میں جماعت احمدیہ اور شیعوں کے درمیان تحریری اور تقریری مناظرہ ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء کو ہونا قرار پایا ہے۔ شرائط مناظرہ طے ہو چکی ہیں۔ ارد گرد کے احمدی احباب کثرت سے شامل ہوں ؛

انچارج تحریک جدید قادیان

عہدیداران انجمنہائے احمدیہ تحصیل گورداسپور

و

پٹھانکوٹ کے لئے اعلان

انجمن احمدیہ دولت پور متصل پٹھانکوٹ کو احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے مبلغ دو صد روپیہ تک تحصیل گورداسپور و پٹھانکوٹ کی انجمنوں سے چندہ فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ انجمن احمدیہ دولت پور کی طرف سے اگر کوئی صاحب میری چٹھی لے کر تعمیر مسجد کے چندہ کی فراہمی کے لئے تشریف لائیں۔ تو ان کو باخذ رسید چندہ دے سکتے ہیں۔ لیکن اس امر کا خیال رکھا جائے۔ کہ اس چندہ کی وجہ سے مرکزی چندہ پر کوئی اثر نہ پڑنا چاہیئے۔ عہدیداران جماعت مقامی سے امید ہے کہ وہ اس چندہ کی فراہمی میں کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے

ناظر بیت المال قادیان

ماں کا خط

اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینہ باقی ہیں۔ اور تم نے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچے کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنے ہے۔ جو کہ فوائد کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں ؛ والسلام

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید یا فروخت کرنا نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ وغیرہ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینیجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ کام تسلی بخش کیا جائے گا ؛

خاکسار :- مرزا منصور احمد مینیجر کمپنی ہذا

تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بد اثرات۔ اپریشن کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ کفائت شعاری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے انشاءاللہ آپ بھی تعریف کریں گے ؛

ایم - ایچ - احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

محافظ جنین

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہوتا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رض شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۸ر ستمبر - گزشتہ چند ہفتوں میں جو گفت و شنید ہوتی رہی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر چہارشنبہ کو پیرس میں فرانس اور شام کے مابین اس معاہدہ پر دستخط کر دیئے جائینگے جس کی رو سے شام کو خود مختار حکومت قرار دے کر اسے جمعیۃ اقوام کی رکنیت حاصل کرنے کا حق دے دیا جائے گا - معاہدہ میں تین ماہ کی مہلت دی گئی ہے تا کہ اس دوران میں نظام حکومت میں تبدیلیاں کر کے فرانسیسی انتداب کا خاتمہ کیا جا سکے -

لنڈن ۸ر ستمبر - فلسطین میں صورت حالات بدستور نازک ہونے کے پیش نظر حکومت وہاں مزید فوج بھیجنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے - چنانچہ بہت سی فوجوں کو فلسطین روانہ ہونے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے ۱۱ر ستمبر کو فلسطین کو جو مزید فوج روانہ کی جائیگی اس کی مجموعی تعداد دس ہزار ہے -

کنسس شہر (شمالی امریکہ) ۸ر ستمبر - فضائی دوڑ میں پرواز کرتے ہوئے ایک ہوا باز کے طیارہ کی مشین پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر پھٹ گئی - لیکن ہوا باز بال بال بچ گیا -

ہنڈے ۸ر ستمبر - ہسپانی گورنمنٹ مستعفی ہوگئی ہے اور سنیور لارگو سوشلسٹ لیڈر نے نئی وزارت قائم کر لی ہے - اور اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ باغیوں کو مغلوب کرنے کا تہیہ کر چکی ہے -

احمد آباد ۸ر ستمبر - احمد آباد کے کپڑے کے کارخانہ جات میں مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے - پنڈت جواہر لال نہرو نے مزدوروں کی یونین کے سکرٹری کو متحد رہنے کی تلقین کی ہے -

نئی دہلی ۸ر ستمبر - آج مسٹر مسانی جنرل سکریٹری آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کو پولیس کی معیت میں دہلی پہنچایا گیا - اور ٹرین سے اترنے پر انہیں رہا کر دیا - نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میرا اپنا ارادہ یہ ہے کہ پنجاب میں دوبارہ داخل ہو کر پنجاب گورنمنٹ کے حکم کی خلاف ورزی کروں -

نینی تال ۸ر ستمبر - رفاہ عامہ کی بعض سکیموں کی تکمیل کے لئے گورنمنٹ یو-پی نے دو کروڑ روپیہ قرض لینے کا فیصلہ کیا ہے

پیرس ۸ر ستمبر - کابینہ فرانس کا اجلاس ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا - جس میں انقلاب ہسپانیہ سے پیدا شدہ صورت حالات اور جرمنی کی جنگی تیاریوں پر غور و خوض کیا گیا ایک فرانسیسی اخبار رقمطراز ہے کہ وزیر جنگ کی پیش کردہ تجاویز کے مطابق فوج کو مزید آلات جنگ سے مسلح کرنے - ہوائی سروس میں ترمیم اور اسلحہ کی صنعت میں توسیع کے لئے ایک ارب فرانک اخراجات کا مطالبہ کیا گیا ہے -

ہنڈے ۸ر ستمبر - آئرون کی تسخیر کے بعد تیرہ سرکاری افسر گولی سے اڑا دیئے گئے - اب سان سیبسٹین کا راستہ بالکل صاف ہو گیا ہے - بارسیلونا سے سرکاری امداد کی آمد کے تمام راستے مسدود کر دیئے گئے ہیں - آئرون کی دیواروں پر سرخ اور زرد جھنڈے لہرائے گئے ہیں -

بارسیلونا ۸ر ستمبر - ایک اطلاع مظہر ہے کہ جزیرہ میجورکا پر حملہ کر کے اسے باغیوں سے چھیننے کے لئے جو فوج روانہ کی جا رہی تھی میڈرڈ سے یہ حکم موصول ہونے پر کہ حکومت ہسپانیہ میجورکا کی مہم سر نہیں کرنا چاہتی واپس بلا لی گئی ہے -

میڈرڈ ۸ر ستمبر - شہر میڈرڈ سے جانب جنوب مغرب ۸۰ میل کے فاصلہ پر باغیوں کی یورش کو روکنے کی انتہائی کوشش کی جا رہی ہے - سرکاری فوج کے ساتھ زیر دست توپخانہ سات تین انجن والے بمبار طیارے اور تعاقب کرنے والے تین طیارے بھی ہیں -

کارونا ۸ر ستمبر باغیوں کے ریڈیو سٹیشن کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ سان سیبسٹین کے راستہ میں باغیوں نے بلباؤ پر حملہ کر کے سرکاری فوج کا قلع قمع کر دیا - بلباؤ کے معرکہ میں سرکاری فوج کے ۵۰۰ کے قریب سپاہی ہلاک اور سو سے زیادہ مجروح ہوئے اور شہر پر باغیوں کا قبضہ ہو گیا -

بیت المقدس ۸ر ستمبر - طولکرم کے نزدیک معرکہ کے نتیجے میں برطانوی افسروں کی ہلاکت کے سابقہ اعداد میں مزید اضافہ ہو گیا ہے اسوقت تک کل ۵ برطانوی افسر ہلاک اور سینتیس مجروح ہو چکے ہیں - کل ایک ٹرین کو پٹڑی سے اتار دیا گیا - اس ٹرین میں فوجی آ رہے تھے - ایک برطانوی فوجی ہلاک اور دو مجروح ہوئے -

شملہ ۸ر ستمبر - معلوم ہوا ہے انجمن اسلامیہ لاہور نے مسجد شاہ چراغ کی واپسی کی شرائط میں تبدیلی کے لئے حکومت پنجاب سے جو درخواست کی تھی - اس کا جواب حکومت پنجاب کی طرف سے آئندہ ہفتہ میں دے دیا جائے گا -

شیخوپورہ ۸ر ستمبر - راوی کی گزشتہ طغیانی سے ضلع شیخوپورہ کو جو نقصان پہنچا ہے - اس کے متعلق سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ تحصیل شاہدرہ کے ۷۹ دیہات کو نقصان پہنچا ہے - جن میں سے ۵ تو بالکل تباہ ہو گئے ۱۹ دیہات کی فصلیں بالکل تباہ ہو گئیں ۸۰ مویشی اور دو اشخاص سیلاب کی نذر ہو گئے -

لنڈن ۸ر ستمبر - ۸ر ستمبر کو برطانیہ اور سکاٹلینڈ میں سخت طوفان آیا - درخت جڑوں سے اکھڑ گئے - اور ساحل پر جھونپڑے اڑ گئے -

حیدر آباد ۸ر ستمبر - حیدر آباد دکن کی کونسل کے ایک رکن نے پرائمری تعلیم کو لازمی قرار دیئے جانے کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے -

لاہور ۸ر ستمبر جرمنی پہلوان کریمر جس نے گزشتہ موسم سرما میں لاہور میں کشتی کی تھی عنقریب واپس آ رہا ہے - اس کا منیجر گنگا پہلوان اور دیگر پنجابی پہلوانوں کے ساتھ کشتی کا انتظام کر رہا ہے -

لاہور ۸ر ستمبر - مشہور بنگالی تیراک مسٹر داین چٹرجی نے کل پھر لاہور کے ایک تالاب میں تیرنا شروع کر دیا ہے - صبح سات بجکر ۳۵ منٹ پر وہ پانی میں اترا اور سارا دن تیرتا رہا -

رنگون ۸ر کل رنگون کے ٹاؤن ہال پر قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی گئی - قومی جھنڈے کی سلامی کی رسم میں کثیر التعداد ہندوستانی شریک ہوئے - مسٹر گنگا سنگھ صدر برما کانگرس اس جلسہ کے صدر تھے -

وارودھا ۸ر ستمبر - مہادیو ڈیسائی نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر گاندھی کو دو دن سے بخار نہیں ہوا -

کلکتہ ۸ر ستمبر آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں - لندن ایک روپیہ اسٹرلنگ $\frac{1}{32}$ ۶ پنس - پیرس سو روپیہ = ۵۷۱ فرانک نیو یارک ۱۰۰ ڈالر = $\frac{1}{4}$ ۲۶۲ روپیہ - ٹوکیو ۱۰۰ ین = $\frac{5}{8}$ ۷۷ روپیہ جیسا وا ۱۰۰ روپیہ = $\frac{1}{8}$ ۵۵ گلڈر

ہنڈے ۸ر ستمبر کل سرکاری فوج کے دو سو جوانوں نے آئرون کے پل پر قبضہ کر لیا - اس دستہ کے پاس گولی بارود کی چند لاریاں بھی تھیں - چنانچہ ان کے پل پر قبضہ کرتے ہی گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی - رات کے وقت شہر میں درجنوں مکانات ڈائنامیٹ سے اڑا دیئے گئے

شملہ ۸ر ستمبر - مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اسمبلی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ کانگرس کا واک اوٹ "بے انصافی" کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے عمل میں لایا گیا تھا - اس سے صدر کے خلاف بے اعتمادی کا اظہار مقصود نہ تھا - کانگرس چاہتی تھی کہ اس واقعہ کے متعلق حکومت کے اقدام کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے صدر کے رولنگ سے اپنی مایوسی کا اظہار کرے -

طہران (بذریعہ ڈاک) ایک خبر آئی ہے کہ کثرت باراں کے باعث کردستان کے علاقہ میں کئی جانیں تلف ہو گئیں - پانچسو مکانات منہدم ہو گئے - شمالی ریلوے لائن غرق ہو گئی - شاہ ایران نے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ ریال دیئے ہیں -

امرتسر ۸ر ستمبر - کل رات کو کسی نامعلوم شخص نے امرتسر کے ایک ہندو میونسپل کمشنر پر قاتلانہ حملہ کیا حملہ آور کا اسوقت تک کوئی پتہ نہیں چلا تحقیقات جاری ہے -

ہنڈے ۸ر ستمبر - سان سیبسٹین پر خوفناک بمباری اور گولہ باری شروع ہو گئی ہے ممکن ہے کشت و خون سے بچنے کے لئے اہل شہر بے چون و چرا باغیوں کی اطاعت قبول کر لیں -

(عبدالرحمان قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی)